REGD. E.P. No 861

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۸۶۱

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالکِ غیر ۷/۱/۲ روپے
فی پرچہ ۲/

تواریخ اشاعت
۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۴ | ۲۸ نبوت ۱۳۳۴ ہش - ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ - ۲۸ نومبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۱۶ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

۱۷ نومبر۔ آج حضور کی طبیعت خراب ہے۔ گھبراہٹ اور پاؤں میں درد ہے۔

۱۸ نومبر۔ حضور کی صحت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

۱۹ نومبر۔ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

ربوہ۔ ۲۱ نومبر۔ "طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ۔

احباب اپنے مقدس آقا کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

نیز

لاہور۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور آپکی اہلیہ محترمہ تا حال شدید علیل ہیں احباب جماعت ہر دو بزرگان کی شفایابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ——— نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

جناب اخویم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس کی درخواست پر ذیل کا پیغام "آزاد نوجوان" کے "سلطان القلم نمبر" کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ (پاکستان) سے ارسال فرمایا ہے۔ اور اسے بدر میں بھی شائع کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ احباب جماعت پوری سعی سے اس پر عمل پیرا ہوں تا اسلام کا دائرہ جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ وسعت اختیار کرے

——— (ایڈیٹر)

برادرانِ صوبۂ مدراس و جنوبی ہند! اللہ تعالیٰ نے اسلام ایسے وقت میں بھیجا کہ جبکہ اُس سے پہلے مختلف مذاہب موجود تھے گویا دنیا کی مختلف کھیتیاں مختلف مالکوں میں تقسیم ہو چکی تھیں اور سوائے عرب کے کوئی خالی زمین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے باقی نہیں تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا کہ جاھدھم بہ جھادًا کبیرًا قرآن کریم کو ہاتھ میں لے کر قرآنی دلائل کے ساتھ اپنے مخالفین سے جہاد کرو چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ نے اس پر عمل کیا۔ کسی دشمن پر خود حملہ نہیں کیا۔ بلکہ اگر اس نے حملہ کیا اور آپ اس کے دفاع کے لئے پہنچے تو بھی پَو پھٹنے سے پہلے کبھی اُس پر حملہ نہیں کیا۔ تاکہ وہ ہوشیار ہو جائے اور جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔ اور جب ایسی دفاعی جنگوں سے بھی آپ واپس آئے تو آپ نے فرمایا رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر ہم چھوٹے جہاد سے واپس آئے ہیں اور اب بڑے جہاد کے لئے فارغ ہوئے ہیں یعنی تبلیغ کے لئے۔ پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ

یعنی تم کو جب خدا تعالیٰ غلبہ بھی دے تب بھی تبلیغ سے غافل نہ ہونا۔ بلکہ اسلام کی تبلیغ لوگوں کے کانوں میں ڈالتے رہنا۔ اور جہاں تم غالب اور زیادہ ہو وہاں ان لوگوں کے لئے امن پیدا کرنا تاکہ وہاں آکر اسلام کی تعلیم سُن اور سیکھ سکیں، اور جب وہ واپس اپنے وطن جانا چاہیں۔ تو آرام سے ان کو وطن پہنچا دو۔

آپ لوگ اب ایسے حالات میں سے گذر رہے ہیں کہ منکرینِ اسلام زیادہ ہیں اور آپ کم ہیں۔ پس آپ کا فرض تبلیغ تو اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اگر آپ لوگ اچھا نمونہ دکھائیں اور اسلام کی تبلیغ کا جوش جنون کی حد تک بڑھا دیں تو اسلام کی اعلیٰ تعلیم آج بھی دلوں کو موہ لے گی اور آپ کے خیر خواہ اور آپ کے محب کثرت سے پیدا ہو جائیں گے۔ مگر ضرورت یہ ہے کہ اسلام کو معقول صورت میں اُن کے سامنے پیش کیا جائے۔ ایسی تمام باتیں جو قرآن کے خلاف ہیں اور غیر مسلموں کو اسلام سے ناراض کرنے والی ہیں قرآن کی روشنی میں اُن کا ازالہ کیا جائے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن سلوک سے اُس کا دفاع کیا جائے۔ پھر دیکھو کہ لوگ فوراً اسلام کی طرف مائل ہونا شروع ہو جائیں گے اور آپ کا وطن حقیقی معنوں میں آپ کا وطن ہو جائے گا۔ مگر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ واعلموا ان اللّٰہ یحول بین المرء و قلبہٖ انسان اور اس کے دل کے درمیان خدا تعالیٰ حائل ہوتا ہے۔ دل تک وہی بات پہنچ سکتی ہے جو خدا پہونچائے دوسرا کوئی نہیں پہونچا سکتا۔ اس لئے پہلے تو اس نسخہ پر عمل کریں کہ نمازوں اور دعاؤں پر زور دیں اور اپنے ملک کے لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے خدا سے اپیل کریں۔ پھر جب لوگوں کے دل نرم ہو جائیں اور خدا کا فضل ان پر نازل ہونے لگ جائے تو عمدہ اور لطیف لٹریچر جو اسی زبان میں لکھا گیا ہو جس زبان کو آپ کے اہل ملک سمجھتے ہیں اُن میں پھیلائیں۔

اس زمانہ میں اخبار بھی بڑا اہم کام کرتے ہیں۔ اگر آپ ایسے اخباروں کی اشاعت کریں جو اسلام کی روشنی پھیلانے کی خدمت کر رہے ہیں۔ تو یقیناً "ایک پنتھ دو کاج" ہو جائیں گے اور آپ کے خیالات بھی لوگوں تک پہنچیں گے اور آپ کا ایک اپنا اخبار بھی لوگوں میں مقبول ہو جائے گا اور آپ کی اندرونی اصلاح کا کام بھی ترقی کرے گا۔ اس کے علاوہ اگر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ جو چار چار صفحے یا آٹھ آٹھ صفحے کے ہوں خصوصاً جو تامل اور کینری وغیرہ میں لکھے ہوئے ہوں اگر غیر مسلموں میں پھیلائے جائیں تو ان کے قلوب میں اسلام کی طرف رغبت پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ مگر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسلام کی سب سے بڑی نعمت دعا اور اس کی قبولیت کی اشاعت کریں۔ دعاؤں کی عادت ڈالیں اور غیر مسلموں سے کہیں کہ اپنی مشکلات میں ہم سے دعائیں کروایا کرو خدا تمہاری مشکلات دور کرے گا۔ میرا تجربہ ہے کہ جنوبی ہند کے ہندو بہت سمجھدار اور غیر متعصب ہیں۔ اگر محبت سے ان تک بات پہونچائی جائے گی۔ تو یقیناً وہ اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ جب خدا تعالیٰ چند آدمی ان میں سے آپ کو دے تو آپ ان کو منظم کریں اور انہی کو ان کی قوم میں تبلیغ کے لئے بھجوائیں جو اسلام کے ابتدائی زمانہ کی طرح یا بدھ کے ابتدائی زمانہ کے بھکشوؤں کی طرح اپنی قوم میں تبلیغ کریں اور یاد رکھیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ ہمیشہ اپنے بھائی کی مدد کرو مگر نیکی اور تقویٰ کے متعلق۔ گناہ اور ظلم میں کبھی اس کی مدد نہ کرو۔ اپنی طبیعتوں میں سے درشتی نکال دو۔ نرمی اور دعا پر زور دو۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا اور زیادہ سے زیادہ آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کا مددگار ہو۔

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

حضور ایدہ اللہ کا انصار و خدام سے خطاب

ربوہ ۱۹ر نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کل انصار اللہ کے پہلے اور خدام الاحمدیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماعات کا افتتاح کرتے ہوئے ان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ نمازوں۔ دعاؤں۔ ذکر الٰہی اور علمی جدوجہد کے ذریعہ نسلاً بعد نسل نہ صرف اسلامی روح کو رکھو۔ بلکہ تعلق باللہ اور قربانی و ایثار کی مدد سے محمدی نور کو پھیلانے میں استقلال اور مداومت عمل کی ایک ایسی روشن مثال قائم کرو کہ جس کے نتیجہ میں بالآخر ساری دنیا محمد رسول اللہ صلعم کا کلمہ پڑھنے میں فخر محسوس کرنے لگے اور خدا کی بادشاہت جس طرح کہ وہ آسمان میں قائم ہے اسی طرح دنیا میں بھی قائم ہو جائے۔

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱ر نومبر۔ بسلسلہ مقدمہ کسٹوڈین مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ (ناظر امور عامہ و خارجیہ) گورداسپور گئے۔ نیز وہاں بمعیت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب (ناظر تعلیم و تربیت) جناب ڈی۔سی صاحب سے ملاقات کی۔

۲۲ر نومبر۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (ناظر دعوت و تبلیغ) امرتسر تشریف لے گئے۔

۲۴ر نومبر۔ مکرم محمد حسین صاحب پسر مکرم مستری امام الدین صاحب اپنے بیٹے کے ہمراہ مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ دونوں کچھ عرصہ پاکستان میں گذارنے کے بعد زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے تھے۔ احباب ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں

قادیان ۲۶ر نومبر۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ پاکستان لاہور واپس تشریف لے گئے۔ آپ زیارت قادیان کے لئے پرسوں تشریف لائے تھے

۲۵ر نومبر۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے بسلسلہ مقدمہ ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ یہ مقدمہ عدالت جناب بھگت رام صاحب ریذیڈنٹ مجسٹریٹ زیر کارروائی ہے

ایم۔ایس۔سی (کیمسٹری) کے امتحان میں ایک احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی

چوہدری غلام حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرانوالہ (پاکستان) کے صاحبزادے مبارک احمد صاحب نے امسال ایم۔ایس۔سی (کیمسٹری) کا امتحان اعلےٰ نمبروں میں پاس کر کے دوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ انہوں نے میٹرک۔ ایف۔ایس۔سی اور بی۔ایس۔سی کے امتحانات میں بھی اعلےٰ نمبر حاصل کر کے وظائف حاصل کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو خود ان کیلئے اور ان کے خاندان نیز سلسلہ کیلئے مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغی جدوجہد کے متعلق اعلان

"میں جب سے بیمار ہوا ہوں ناظر دعوت قادیان نے ہندوستان کی جماعتوں کی تبلیغی حالت اور مبلغین سلسلہ کی کارروائیوں کی اطلاع دینی بالکل بند کی ہوئی ہے۔ ہندوستان کی جماعتیں بھی رپورٹوں میں بہت سست ہو گئی ہیں۔ شریف احمد صاحب امینی کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آتی۔ مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہیں آتی۔ مولوی محمد دین صاحب مبلغ حیدرآباد کی طرف سے آج کئی دن بعد رپورٹ آئی ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر جماعت اپنی تبلیغی جدوجہد کے متعلق باقاعدہ رپورٹ بھجوایا کرے اسی طرح ہر مبلغ بھی۔ تاکہ مجھے حالات سے بھی خبر رہے دعا کی بھی تحریک ہو اور یہ بھی تسلی رہے کہ جماعت میں بیداری قائم ہے بلکہ بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کا حافظ و ناصر ہو اور جماعت کو ہر لحظہ زیادہ کرتا جائے اور آپ کے اندر اخلاص بھی بڑھتا چلا جائے اور قربانی کی روح بڑھتا جائے تاکہ ہندوستان میں احمدیت اپنے پاؤں پر کھڑی رہے مجھے افسوس ہے کہ ہندوستان میں تین بڑے مبلغ ہیں۔ اور تینوں کا کام صفر کے برابر ہے۔ وہ بجائے سلسلہ کے کام کے اپنی ذاتی جائداد بڑھانے کی فکر میں ہیں۔ یعنی مولوی سلیم صاحب کلکتہ۔ مولوی شریف صاحب امینی مدراس۔ مولوی بشیر صاحب دہلی۔ کسی زمانہ میں ایک ایک احمدی کے ذریعہ سے ہزاروں احمدی ہوتے تھے۔ یہ تین مبلغ اگر اپنا فرض ادا کرتے تو آج تک ہندوستان میں جماعت دگنی ہو چکی ہوتی۔ خدا تعالےٰ ان کی بھی آنکھیں کھولے اور آپ کی بھی کھولے اور میرے لڑکے مرزا وسیم احمد کی بھی آنکھیں کھولے۔ لیکن اس کی کسی بھی تبلیغی کارروائی کی مجھے رپورٹ نہیں ملی۔"

مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی
۱۷/۱۱/۵۵

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے اعلان ضروری

امسال حالیہ بارشوں کی وجہ سے ہمارے مکانات کثرت سے شکستہ اور ناقابل رہائش ہو گئے ہیں اس لئے جگہ کی بہت تنگی ہے۔ لہذا اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ گزشتہ سالوں کی طرح امسال مستورات کے ٹھہرانے کے لئے بجائے علیحدہ علیحدہ فیملی کوارٹر مہیا کرنے کے سب مستورات کو ایک ہی جگہ الگ ٹھہرایا جائے گا مکانوں کی تنگی کی وجہ سے مجبوراً یہ انتظام کیا گیا ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست جو اپنی مستورات کو ساتھ لائیں۔ اس اعلان کو مدنظر رکھیں۔ تاکہ یہاں آنے کے بعد ان کو تکلیف نہ ہو۔

۲۔ نیز یاد رہے کہ ان دنوں مشرقی پنجاب میں کافی سردی ہوتی ہے۔ اس لئے موسم کے مناسب بستر (لحاف۔ توشک۔ کمبل وغیرہ) ہمراہ لائیں۔

خاکسار مرزا وسیم احمد افسر جلسہ سالانہ

اعلان برائے لجنات اماء اللہ ہندوستان

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجود بار بار کی یاد دہانیوں کے لجنات باقاعدگی سے رپورٹیں نہیں بھجواتیں۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ آئندہ ماہانہ رپورٹ مقررہ فارم پر اگلے ماہ کے شروع میں ہی بھجوا دیا کریں تاکہ اخبار میں شائع کروا سکیں۔ اگر کوئی لجنہ کام تو کرتی ہے مگر رپورٹ نہیں بھجواتی۔ تو مرکز یہ سمجھنے پر مجبور ہے کہ وہ لجنہ کام نہیں کرتی اور اپنے فرائض کی طرف توجہ نہیں دے رہی نیز جن لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوتی ہیں وہ نامکمل۔

شعبہ تعلیم کے ماتحت لجنہ اماء اللہ کا پروگرام مستورات کو قرآن مجید سادہ۔ باترجمہ۔ نماز سادہ۔ باترجمہ۔ اردو لکھنا پڑھنا سکھانا ہے۔ گذشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مستورات کو خاص طور پر فرمایا تھا۔ کہ ہر خواندہ عورت کم از کم سال میں ایک عورت کو خواندہ بنائے۔ لیکن ہماری بھارت کی لجنات کی اس طرف بالکل توجہ نہیں۔ وہ جو رپورٹ بھجواتی ہیں۔ اس میں صرف لکھ دیتی ہیں کہ عورتوں کو پڑھایا جا رہا ہے حالانکہ رپورٹ اس طرح ہونی چاہیئے کہ اتنی عورتیں پڑھ رہی ہیں۔ اور اتنی پڑھا رہی ہیں۔ اور پچھلے ماہ کے مقابلہ میں اتنی ترقی ہوئی۔ مثلاً پڑھنے والی اتنی عورتیں ہیں اور پڑھانے والی اتنی۔ اور اس ماہ میں اتنی عورتوں نے پڑھا۔ اعداد و شمار ضرور لکھنے چاہئیں۔ اسی طرح دعائیں سکھانے کے بارے میں لکھ دیتی ہیں۔ کہ دعائیں سکھائی گئیں۔ حالانکہ لکھنا چاہیئے کہ فلاں فلاں دعا اس ماہ یاد کروائی۔ اور اتنی عورتوں نے یاد کی۔

آئندہ ماہ سے ہر ماہ مستورات لجنہ اماء اللہ بھارت اور ناصرات کے لئے ایک ماہ کا نصاب لجنہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کر کے آپ کو لکھ دیا جائے گا۔ اور اخبار میں بھی شائع کروا دیا جائے گا اس کے مطابق صحیح رنگ میں عمل کروا کر رپورٹ بھجوایا کریں۔

والسلام
خاکسار۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

برقیہ بابت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ

۲۲ر نومبر۔ دفتر البشریٰ حیفا (فلسطین) نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ جو مراجعت فرمائے پاکستان ہو رہے ہیں۔ ۸ر دسمبر کو کراچی وارد ہوں گے۔

احباب ان کی بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔

قائم مقام امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر

مکرم مولوی عبد الواحد صاحب کی علالت کی وجہ سے مکرم حاجی عبد الغنی صاحب ساکن اورنگام ڈاکخانہ بانڈی پورہ ضلع بارہمولہ کشمیر کو قائم مقام امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے کشمیر مطلع رہیں اور موصوف سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

ناظر اعلےٰ قادیان

قیمت میں کمی
جیب
قادیان میں گھڑیوں کی ایجنسی
[illegible]
۱۔ گھڑی حسب قیمت اور حسب قسم کی درکار ہو بھیجیں
۲۔ اعلےٰ مرمت کے لئے اپنی گھڑیاں بھیجیں
پتہ: احمدیہ واچ ہاؤس قادیان ضلع گورداسپور

خطبہ جمعہ

قرآن کریم اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الہامات دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتے ہیں

جس طرح حضرت مرزا صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم اور غلام ہیں اسی طرح آپ کے الہامات قرآن کریم کے تابع اور خادم ہیں

مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دار و مدار دواؤں پر نہیں بلکہ دعاؤں پر ہے پس میری صحت کیلئے خصوصیت سے دعائیں کرو

اگر تم اللہ تعالےٰ سے تعلق مضبوط کر لو اور دعاؤں پر زور دو تو وہ آپ تمہارے سب کام کریگا اور کبھی تمہیں کیلا نہ چھوڑیگا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ ر نومبر ۱۹۵۵ء ـ بمقام ربوہ

خطبہ نویس:- مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی

(یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (سورہ احزاب ع ۵)

اس کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے جہاں اور بہت سے نام آئے ہیں وہاں آپؐ کا ایک نام خاتم النبیین بھی آیا ہے۔ اور گو خاتم النبیین کی مختلف تاویلیں کی جاتی ہیں۔ لیکن

لفظ خاتم النبیین

پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ اور ہم بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ اس کو میں "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔ (اشتہار ۲۳ ر اکتوبر ۱۸۹۱ء) لیکن پچھلے دنوں جب ہماری جماعت کے خلاف ملک میں شورش پیدا ہوئی۔ تو ہم پر یہ الزام لگایا گیا۔ کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں مانتے۔ ہم نے متواتر اس بات پر زور دیا کہ ہم

قرآن کریم پر ایمان

رکھتے ہیں۔ اور جب قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ تو ہم آپؐ کے خاتم النبیین ہونے سے کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ اگر یہ بات صرف حدیث میں آتی۔ تو گو ہم حدیثوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن کہنے والا کہہ سکتا تھا۔ کہ چونکہ یہ بات قرآن کریم میں نہیں آئی۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر تم یقین نہیں رکھتے۔ لیکن یہ لفظ تو قرآن کریم میں آیا ہے۔ پس جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانے گا۔ وہ دوسرے الفاظ میں قرآن کریم کو بھی نہیں مانے گا۔ لیکن ہم تو قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ پھر

یہ کیسے ہو سکتا ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کریں۔ لفظ خاتم النبیین کی تشریح میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص جو قرآن کریم کو مانتا ہے۔ لازماً وہ آپؐ کو خاتم النبیین بھی مانے گا۔ جب ہماری جماعت کے افراد معترضین کو یہ جواب دیتے تھے۔ تو وہ کہتے تھے۔ کہ تم قرآن کریم کو بھی نہیں مانتے۔ تم تو مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے الہامات کو قرآن کریم سے افضل سمجھتے ہو۔ حالانکہ

حقیقت یہ ہے

کہ ہم آپ کے الہامات کو قرآن کریم کے تابع سمجھتے ہیں۔ اور انہیں قرآن کریم کا خادم قرار دیتے ہیں۔ جیسے مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ اسی طرح آپ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں۔ انہیں کوئی علیٰحدہ اور مستقل حیثیت حاصل نہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتابوں میں صاف طور پر لکھا ہے کہ "اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴-۲۵)

پس جس طرح یہ بات سچ ہے کہ حضرت مرزا صاحب

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم

اور غلام ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی سچ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو قرآن کریم کا مخالف یا اسے رد کرنے والا سمجھتا ہے تو وہ احمدیت اور اسلام سے خارج ہے بہرحال یہ بات گو انتہائی غیر معقول تھی۔ لیکن کہا جاتا تھا کہ ہم حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو نعوذ باللہ قرآن کریم پر مقدم خیال کرتے ہیں اور قرآن کریم کو محض دکھاوے کے طور پر مانتے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کا یہ اعتراض سچا ہے۔ تو پھر ہم بیرونی ممالک میں جا کر اسلام کی اشاعت کے لئے کیوں تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ہم سچے طور پر ایمان نہیں لاتے۔ تو ہم اسلام کو پھیلانے کے لئے دوسرے ممالک میں کیوں جاتے ہیں۔ ہمارا بیرونی ممالک میں اسلام پھیلانا بتاتا ہے کہ ہم اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن بہرحال جب دشمن عداوت میں بڑھ جاتا ہے۔ تو وہ مخالفت میں معقولیت کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ انہوں نے ہم پر الزام لگایا کہ ہم قرآن کریم کو نہیں مانتے اور مرزا صاحب کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم اس قسم کے عقیدہ کو کفر کا موجب سمجھتے ہیں۔ کہ کسی شخص کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھا جائے۔ یا اس کی وحی کو قرآن کریم سے برتر قرار دیا جائے۔ قرآن کریم تو

مضامین کا ایک سمندر ہے

ہماری ساری تمدنی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری معاشی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری تانی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری عقلی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری سیاسی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری اخلاقی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ ہماری ساری روحانی ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات قرآن کریم کا قائمقام نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو قرآن کریم سے افضل یا اس کو رد کرنے والا مانے۔ تو وہ قرآن کریم کی ان ساری تعلیموں کو آپ کے الہامات سے نہیں نکال سکتا۔ گویا اگر کسی شخص کا فی الواقعہ یہ عقیدہ ہو کہ آپ کے الہامات نعوذ باللہ قرآن کریم کے قائمقام ہیں۔ تو وہ ان ساری برکتوں سے محروم ہو جائے گا۔ جو قرآن کریم سے حاصل ہوتی ہیں آپ کے الہامات

قرآن کریم کی تشریح

تو ہیں۔ اور قرآن کریم کی بعض مغلق باتیں جو آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ آپ کے الہامات کی روشنی میں سمجھ آجاتی ہیں۔ لیکن اگر ہم یہ سمجھیں۔ کہ قرآن کریم کے سارے مضامین ان الہامات سے نکل آئیں گے۔ تو یہ بالکل احمقانہ بات ہوگی۔ قرآن کریم

ایک جامع اور کامل اور تمام الہامی کتب سے افضل کتاب

ہے۔ اور مرزا صاحب کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں۔ اس لئے قرآن کریم میں تو سارے اخلاقی روحانی۔ عقلی۔ سیاسی۔ سماجی۔ اقتصادی اور ایمانی مضامین آگئے ہیں۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کے الہاموں میں یہ تمام مضامین بیان نہیں کئے گئے۔ کیونکہ آپ کو الہام کرنے والا خدا جانتا تھا۔ کہ یہ تمام مضامین قرآن کریم میں آچکے ہیں۔ اس لئے اب انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آپ کے الہامات میں بھی کئی اہم باتیں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن وہ قرآن کریم سے زائد نہیں۔ بلکہ اس کی تشریح کے طور پر ہیں۔ پس

اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات قرآن کریم کے قائمقام ہیں۔ تو وہ ان ساری برکتوں سے محروم ہو جائے گا۔ جو قرآن کریم سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے پاس سیاسی راہ نمائی رہے گی نہ روحانی راہ نمائی رہے گی۔ نہ عقلی راہ نمائی رہے گی نہ اقتصادی اور معاشی راہ نمائی رہے گی۔ وہ اسی طرح ٹامک ٹوئیے مارتا پھرے گا۔ جیسے قرآن کریم پر ایمان نہ لانے والے لوگ ٹامک ٹوئیے مارتے پھرتے ہیں۔ اور اگر وہ ان راہ نمائیوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے باہر جائے گا۔ تو وہ آپ ہی اپنے عقیدہ کو

چھوڑنے والا ہوگا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ ہر قسم کی راہ نمائی آپ کے الہامات میں پائی جاتی ہے۔ لیکن جب وہ یہ کہے گا۔ کہ میں معاشی راہ نمائی کے لئے قرآن کریم کا محتاج ہوں۔ جب وہ یہ کہے گا کہ میں سیاسی راہ نمائی کے لئے قرآن کریم کا محتاج ہوں جب وہ یہ کہے گا کہ میں روحانی اور عقلی راہ نمائی کے لئے قرآن کریم کا محتاج ہوں۔ جب وہ یہ کہے گا کہ میں تمدنی اور عائلی راہ نمائی کے لئے

قرآن کریم کا محتاج ہوں

تو وہ خود اسبات کا اقرار کرے گا کہ یہ ساری باتیں قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں نہیں پائی جاتیں۔ پس یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو قرآن کریم پر ترجیح دیتے ہیں ہم جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خادم اور غلام سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہم آپ کے الہامات کو بھی قرآن کریم کا خادم یقین کرتے ہیں جس طرح خادم اپنے آقا کی چیزوں کی صفائی کرتا ہے اور ان کی نگرانی کرتا ہے اسی طرح قرآن کریم پر مسلمانوں نے اپنی غلط تشریحات کی وجہ سے جو گرد و غبار ڈال دی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات

اس گرد و غبار کو صاف کرتے ہیں

لیکن کیا کوئی غلام اپنے آقا کی چیزوں کو اپنی طرف منسوب کر سکتا ہے یا وہ اپنے آپ کو اس سے افضل قرار دے سکتا ہے۔ اس کا کام تو اپنے آقا کے کپڑوں کو صاف کرنا۔ انہیں سنبھال کر رکھنا، بوٹ پالش کرنا اور دوسری خدمات بجا لانا ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب کے الہاموں کا ایک خادم کی حیثیت میں کام ہے کہ وہ قرآن کریم کے معانی کو محفوظ رکھیں اور وہ گرد و غبار جو قرآن کریم پر پڑ گیا ہے۔ اسے صاف کریں۔ یہ گرد و غبار قرآن کریم کا حصہ نہیں۔ بلکہ لوگوں نے اپنے غلط خیالات کی وجہ سے قرآن کریم کے معانی پر ڈال دیا ہے۔ پس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات

قرآن کریم کے خادم ہیں۔ اور ان کا کام اس سے گرد و غبار کو دور کرنا ہے۔ ان کی حیثیت شروع سے ہی قرآن کریم کے خادم کی سی ہے۔ اور آئیندہ بھی ہمیشہ ان کی یہی حیثیت رہے گی۔ لیکن چونکہ مخالفین ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو قرآن کریم پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے۔ اس لئے میری توجہ اس طرف پھری کہ میں اسبات کی تحقیق کروں کہ آیا آپ کے الہامات میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ میں نے تحقیقات کی۔ تو معلوم ہوا کہ

"تذکرہ" میں

تین دفعہ یہ الہام درج ہے۔ کہ

"صلی علیٰ محمد و آل محمد سید ولد آدم و خاتم النبیین"

(صٓ ۶ و صٓ ۲۳۴ و صٓ ۲۶۴)

یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو جو تمام بنی آدم کے سردار اور خاتم النبیین ہیں اب اگر معترضین کا یہ اعتراض درست ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی کو قرآن کریم پر ترجیح دیتے ہیں۔ تو اگر ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے تو اپنے عمل سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو ہم معترضین کے قول کے مطابق آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑا اور افضل قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف آپ کے الہام کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی کو قرآن کریم سے افضل قرار نہیں دیتے بلکہ انہیں

قرآن کریم کے خادم کے طور پر

تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر اس بات پر بھی کوئی شک نہیں رہتا۔ کہ ہمارے اپنے عقیدہ کی رو سے بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کے الہامات میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ غور کرو کہ یہ کتنی واضح بات ہے اگر ہم اسبات میں سچے ہیں کہ قرآن کریم اصل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اس کے تابع ہیں تو جب

قرآن کریم کہتا ہے

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ تو ہم آپ کے خاتم النبیین ہونے سے کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ اور اگر ہمارے مخالفین اپنے اس قول میں سچے ہیں کہ ہم قرآن کریم پر حضرت مرزا صاحب کی وحی کو مقدم سمجھتے ہیں۔ تب بھی یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانیں۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات میں آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ غرض اگر ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کریں۔ تو ہم نہ صرف قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی بھی تکذیب کرتے ہیں گویا اگر ہم اپنے قول میں سچے ہیں۔ تب بھی ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور اگر معترضین کا اعتراض درست ہے۔ تب بھی ہم آپ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ غرض چاہے ہم کو سچا قرار دیا جائے یا معترضین کو ان کے قول میں سچا سمجھ لیا جائے

دونوں صورتوں میں

یہ ماننا پڑے گا۔ کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ ہمارے سچا ہونے کی صورت میں قرآن کریم میں آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ جس سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ اور مخالفین کے سچا ہونے کی صورت میں مرزا صاحب کے الہامات میں بھی آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ جس سے ہم انکار نہیں کر سکتے پھر دوسرے لوگوں کو تو بھاگنے کی کوئی گنجائش بھی مل سکتی ہے۔ جیسے بہائی بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ان کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی تو نہیں آئے گا۔ ہاں خدا آ جائے گا۔ چنانچہ اسی وجہ سے وہ

بہاء اللہ کی الوہیت

کے قائل ہیں۔ لیکن ہم تو کوئی اور راہ اختیار ہی نہیں کر سکتے۔ اگر ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتے۔ تو ہم

قرآن کریم

کا بھی انکار کرتے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات کا بھی انکار کرتے ہیں۔ پس یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ کوئی ایماندار احمدی یہ گمان تک نہیں کر سکتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین نہیں تھے اگر ہم قرآن کریم کی طرف جاتے ہیں۔ تو اس میں بھی آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ اور اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی طرف جاتے ہیں۔ تو ان میں بھی آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ پھر اگر ہم آپ کی تحریرات کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی بار بار آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ پھر کوئی سچا احمدی آپ کے خاتم النبیین ہونے میں کس طرح شبہ کر سکتا ہے بدھر بھی کوئی جائے اسے یہی آواز آئے گی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ قرآن کریم سے بھی

یہی آواز آتی ہے

کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور تحریرات سے بھی یہی آواز آتی ہے۔ کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ پس ایک احمدی کے لئے آپ کو خاتم النبیین ماننے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ خود اپنی قبر کھود کر اپنی روحانی موت کا اعلان کر دے۔ ورنہ اسے زندگی کے ہر لمحہ میں آپ کو خاتم النبیین ماننا پڑے گا۔ کیونکہ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات دونوں آپ کو خاتم النبیین قرار دیتے ہیں اور وہ قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہوئے بھی آپ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر ایمان رکھتے ہوئے بھی آپ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔

میں اس موقع پر

جماعت کے دوستوں سے

یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ انہیں ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اگر معترض ہم پر غلط اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے۔ ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتا ہے۔ ہم حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو سچا سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتے ہیں۔ لیکن ممکن ہے پچاس ساٹھ یا سو سال بعد کوئی بیوقوف احمدی ایسا پیدا ہو۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس بلند مقام کے بارہ میں کسی وسوسہ میں مبتلا ہو جائے۔ ایسے لوگوں کے وساوس کو دور کرنا بھی

ہماری جماعت کا کام ہے

پس جماعت کے دوستوں کو یہ بات صرف غیر احمدی علماء پر ہی نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کو لوگوں کے قلوب میں راسخ کریں۔ بلکہ ہمارے علماء کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ کو اس طرح بار بار جماعت کے سامنے لائیں کہ تین سال سے لے کر ۹۰۔۱۰۰ سال کی عمر تک کے لوگ سب کے سب اس عقیدہ میں پختہ ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ تاکہ ایک ہزار سال کے بعد بھی کوئی احمدی اس قسم کے وسوسہ میں مبتلا نہ ہو۔ کہ آپ نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں پس

اس مسئلہ کو جماعت میں راسخ کرو

کیونکہ یہ ہمارے مذہب کی جان ہے۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا۔ کہ تم کسی آیت قرآنیہ کے کوئی نئے معنے

نہ کرو۔ تم بے شک اس کے نئے معنے کرو۔ لیکن وہ معنے قرآن اور حدیث اور عقل کے مطابق ہونے چاہئیں۔ مثلاً میں نے یہ ایک عقلی بات بتائی ہے کہ قرآن کریم میں تمام ضروری مضمون آ گئے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں وہ سارے مضامین نہیں۔ اب اگر کوئی کہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات نعوذ باللہ قرآن کریم کے برابر ہیں۔ یا وہ قرآن کریم پر مقدم ہیں۔ تو اس کو قرآن کریم کی ساری تعلیمیں چھوڑنی پڑیں گی۔ اس کی اقتصادی تعلیم بھی اسے چھوڑنی پڑے گی۔ اس کی اخلاقی تعلیم بھی اسے چھوڑنی پڑے گی۔ اس کی سیاسی تعلیم بھی اسے چھوڑنی پڑے گی۔ اس کی عائلی تعلیم بھی اسے چھوڑنی پڑے گی۔ اس کی تمدنی تعلیم بھی اسے چھوڑنی پڑے گی۔ پھر اس میں عبادات کے متعلق جو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ روزوں کے متعلق جو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ ورثہ کے متعلق جو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ آپس کی لڑائی جھگڑوں کو دور کرنے کے متعلق جو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ وہ سب اسے چھوڑنی پڑیں گی۔ اور ان سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے نکالنا پڑے گا۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ وہ ان سب تعلیموں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے نہیں نکال سکتا۔ اس کو جھک مار کر آخر قرآن کریم کی طرف ہی جانا پڑے گا۔ کیونکہ یہ ساری باتیں قرآن کریم میں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں نہیں۔ آپ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں۔ اور اگر خادم کے پاس کوئی چیز نہ ہو۔ تو وہ آقا کے پاس جاتا ہے۔ اور اس سے مانگ کر لے آتا ہے۔ اسی طرح جو چیز حضرت مرزا صاحب کے الہامات میں نہ ہوگی۔ وہ قرآن کریم سے ہم مانگ لیں گے۔ اور اس طرح ہماری ہر ضرورت پوری ہو جائے گی۔ ہم نے تو یہ کبھی دعویٰ ہی نہیں کیا۔ کہ مرزا صاحب کے الہامات اپنی کوئی علیحدہ حیثیت رکھتے ہیں۔

وہ قرآن کریم کے خادم ہیں

اور خادم کے پاس اگر کوئی چیز نہ ہو تو وہ آقا سے مانگ لیا کرتا ہے۔ اس لئے اگر ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہوگی۔ تو قرآن کریم سے مانگ لیں گے۔ پھر جس طرح آپ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم

ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کے گھر میں سب کچھ موجود ہے۔ وہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ اس لئے جب ہمیں کوئی تنگی پیش آئے گی۔ جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے گی۔ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کے دروازے پر جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ آپ ہمارے آقا ہیں۔ ہماری پرورش آپ کے ذمہ ہے۔ اس لئے آپ ہی ہماری ضرورت کو پورا فرمائیں۔ اسی طرح جب بھی کسی اہم معاملہ میں ہمیں کسی روشنی کی ضرورت ہوگی۔ ہم قرآن کریم کے پاس جائیں گے اور اس سے روشنی حاصل کریں گے۔

جب آقا موجود ہے

تو ہمیں کوئی فکر نہیں ہو سکتا۔ ہر ضرورت کے وقت ہم اس کے پاس جائیں گے۔ اور جس چیز کی ضرورت ہوگی۔ اس سے مانگ لیں گے۔ ہاں اگر کوئی ایسی بات ہو۔ کہ جس کا گرد و غبار کی وجہ سے صحیح پتہ نہ لگ سکے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے اس کا پتہ لگ سکتا ہے۔ میں نے اس رنگ میں "تذکرہ" کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کی ایک آیت ہے کہ

اولم یرالذین کفروا ان السموٰت والارض کانتا رتقا ففتقنٰھما (انبیاء ع ۳)

اس آیت کے متعلق مفسرین نے بڑی بحثیں کی ہیں۔ لیکن وہ کسی صحیح نتیجہ تک نہیں پہنچ سکے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں اس کو حل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہی آیت آپ پر بھی نازل ہوئی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ وحی کا ذکر آتا ہے۔ چنانچہ آپ کا ایک الہام ہے

ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقنٰھما۔ قل انما انا بشر یوحیٰ الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد (تذکرہ صفحہ ۷۲۶) اس وحی کے لفظ نے آیت کے

معنوں سے پردہ اٹھا دیا

اور بتا دیا کہ ایک زمانہ ایسا آتا ہے۔ جب وحی الٰہی سے دنیا محروم ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ اس بند دروازہ کو کھول دیتا ہے۔ اور وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ گویا "کانتا رتقاً" اور "ففتقنٰھما" کے معنی ہماری سمجھ میں آ گئے۔ اس سے پہلے "رتقاً" اور "فتق" کے معنی کسی مفسر پر اس رنگ میں نہیں کھلے۔ ۔۔۔ اور اور معنے کرتے رہے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ نے یہ آیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہاماً نازل کی۔ تو اس کے معنے واضح ہو گئے۔ اسی طرح اور سینکڑوں آیات قرآن کریم کی ایسی ہیں۔ جن کے معنے آسانی سے سمجھ نہیں آتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی وجہ سے ان پر ایسی روشنی پڑی کہ ان کے معنے حل ہو گئے

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق جو خلق طیر کا معجزہ بیان کیا گیا ہے۔ اس میں

کھیئۃ الطیر کے الفاظ

آتے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ پرندے کی ہیئت کی مانند خلق کرتے تھے۔ یعنی جس طرح ایک پرندہ اپنے پروں کے نیچے انڈوں کو لے کر بیٹھ جاتا۔ اور انہیں اپنی گرمی پہنچاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی لوگوں پر اپنی روحانیت کا ایسا اثر ڈالتے اور ان کی ایسے رنگ میں تربیت کرتے۔ کہ وہ آسمانِ روحانی کی بلندیوں میں پرواز کرنا شروع کر دیتے۔ اس آیت کے معنے بھی مفسرین کی سمجھ میں نہیں آتے تھے لیکن اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالیٰ نے الہام کیا۔ کہ

"ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں"
(تذکرہ صفحہ ۶۵۰)

اس الہام نے قرآن کریم کی اس آیت کے معنوں کو واضح کر دیا۔ اور بتا دیا کہ مسیح کے متعلق پرندے پیدا کرنے کا جو ذکر آتا ہے۔ اس سے بھی یہی مراد ہے۔ کہ وہ روحانی استعداد رکھنے والوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے۔ اور انہیں اپنی محبت میں رکھتے تھے۔ جس کے بعد وہ روحانیت میں ترقی کرنے لگ جاتے۔ پس سینکڑوں الہامات ایسے ہیں جن سے

قرآن کریم کی مشکل آیات

پر روشنی پڑتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں۔ جس طرح ایک خادم کا کام ہے کہ وہ اپنے آقا کے کپڑوں وغیرہ سے گرد و غبار صاف کرے۔ بوٹ پالش کرے۔ اور اس کے سامان کی حفاظت کرے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات قرآن کریم کے معانی پر پڑی ہوئی گرد و غبار کو صاف کر کے انہیں لوگوں پر واضح کرتے ہیں۔ اور انہیں ان کی اصل شکل میں ظاہر کرتے ہیں۔ اگر تم انہیں غور سے پڑھو اور پھر

قرآن کریم کی آیات پر تدبر کرو

تو تمہیں سمجھ آ جائے گا۔ کہ ان کے ذریعہ قرآن کریم کے بہت سے مشکل مقامات حل ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم اور غلام ہیں۔ اسی طرح آپ کے الہامات بھی

قرآن کریم کے تابع

اور اس کے خادم ہیں۔ انہیں کوئی علیحدہ حیثیت حاصل نہیں

دوسری بات

میں جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دوست مجھے بار بار لکھتے رہتے ہیں۔ کہ ہمیں قادیان کب ملے گا۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ قادیان تو ہندوستان کا حصہ ہے۔ تم نے ابھی ربوہ کو ہی آباد کرنے کی کیا کوشش کی۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میرے بار بار توجہ دلانے کے باوجود ابھی تک دوستوں نے ربوہ کو آباد کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اس کے آباد کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ یہاں مختلف انڈسٹریاں جاری ہوں۔ پیشہ ور لوگ یہاں آ کر اپنا کام شروع کریں۔ اور

ربوہ کی ترقی اور اس کی آبادی

کا باعث بنیں۔ لیکن ابھی تک یہ کام یہاں جاری نہیں ہوئے۔ جس کی وجہ سے ربوہ کی آبادی ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ پس دوستوں کو ربوہ کی آبادی کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ رکھنی چاہیئے۔ اور یہاں مختلف قسم کی صنعتیں اور انڈسٹریاں جاری کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ربوہ دوسرے شہروں کے اصول پر آباد ہو سکے۔ اور اس کی آبادی ترقی کرتی چلی جائے۔ قادیان چونکہ ہندوستان کا حصہ ہے۔ اس لئے بیرونی ممالک یعنی امریکہ افریقہ اور دوسرے یورپین ممالک کی جماعتوں کا فرض ہے کہ جہاں تک قانون ان کو اجازت دیتا ہو۔ وہ اپنے بجٹ کا کچھ حصہ قادیان کے لوگوں کی امداد کے لئے بھجواتی رہیں۔ بے شک اس کے نتیجہ میں ربوہ کے مرکز کو کسی قدر مشکلات پیش آ سکتی ہیں لیکن اگر ہماری جماعت کی تعداد بڑھ جائے۔ اور چندوں میں بھی اضافہ ہو جائے۔ تو باوجود اس کے کہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے بجٹ کا ایک حصہ قادیان میں منتقل ہوتا رہے گا۔ ربوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر بھی آباد رہے گا۔ بہرحال ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ربوہ میں مختلف قسم کی صنعتیں اور چھوٹی چھوٹی دستکاریاں جاری کریں۔ تاکہ جس طرح دوسرے شہر اپنے طبعی سامانوں کی وجہ سے آباد ہیں۔ یہی سامان ربوہ کو بھی میسر آ جائیں۔ اور اس کی آبادی ترقی کرتی چلی جائے۔ تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ یہ روح اپنے افراد میں پیدا کریں اور خصوصیت کے ساتھ

ربوہ کو آباد کرنے کی طرف توجہ کی جائے

البتہ امریکہ، افریقہ، یورپ اور دوسرے بیرونی ممالک کی جماعتیں جو کہ پاکستان سے باہر ہیں۔ اور

ان پر پاکستان کا قانون نافذ نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کا یہ فرض ہے کہ وہ زیادہ زور قادیان کو آباد کرنے پر لگائیں۔ اور اس سے اتر کر ربوہ کی آبادی کی طرف توجہ کریں۔ اگر ذمہ واری کو تقسیم کر لیا جائے۔ تو یہ سارا کام سہولت سے ہو سکتا ہے۔ پھر اگر تم خدا تعالیٰ سے بھی دعائیں کرو۔ تو وہ تمہیں اس کام کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے گا۔ تم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں میں دے دو۔ اور اس سے ہر وقت دعائیں کرتے رہو۔ کہ وہ خود تمہاری حفاظت اور نصرت فرمائے وہ خدا جو آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک اپنی قائم کردہ جماعتوں کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ وہ اب بھی اس بات پر قادر ہے کہ ہمارے لئے غیر معمولی سامان پیدا کر دے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ تم ان تمام

صلحاء کے نقش قدم پر چلو

جو آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک گزرے ہیں۔ پھر تم دیکھو گے کہ جو کام تم نہیں کر سکو گے وہ خدا تعالیٰ خود کر دے گا۔ مثلاً دیکھو تم پاسپورٹ کے بغیر ہندوستان نہیں جا سکتے۔ اور پھر تمہارے پاسپورٹ ایک عرصہ تک تیار بھی نہیں ہوتے۔ اسی طرح تمہیں ویزا لینے میں کئی مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ ہندوستان جانا چاہے۔ تو اس کے لئے کسی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت نہیں۔ وہ اگر ہندوستان کے ہندوؤں اور سکھوں کے دلوں پر اتر سے اور وہ مسلمان ہو جائیں۔ تو پھر تمہیں کسی فکر کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ لوگ خود قادیان کو آباد کریں گے۔ میں نے جماعتوں کو

بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے

کہ وہ اپنی تعداد کو بڑھانے کی طرف توجہ کریں تاکہ ہماری آمد زیادہ ہو۔ میں نے نعیم احمد تاجر مبلغ امریکہ کو بھی یہ ہدایت دے کر بھجوایا ہے کہ ایسے طریق اختیار کرو کہ امریکہ کی جماعت مضبوط ہو جائے اور اس کا چندہ بڑھ جائے۔ اگر انہیں خدا تعالیٰ توفیق دے دے تو بہت سی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ ان کی سکیم یہ ہے کہ امریکہ میں بعض احمدی گاؤں بسائے جائیں۔ اگر اس سکیم میں وہ کامیاب ہو جائیں اور چند احمدی گاؤں وہاں آباد ہو جائیں۔ تو ہمارے بجٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادتی ہو سکتی ہے۔ لیکن ابتداء میں اس کے لئے انہیں محنت کرنی پڑے گی۔ اس وقت ایک ڈالر کی قیمت پونے پانچ روپیہ کے قریب ہے اگر

امریکہ کی جماعت کا بجٹ

ایک لاکھ ڈالر سالانہ ہو جائے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ان کا سالانہ بجٹ پانچ لاکھ پاکستانی روپے کے برابر ہو جاتا ہے۔ اور اگر دو لاکھ ڈالر سالانہ بجٹ ہو تو ان کا سالانہ بجٹ دس لاکھ پاکستانی روپیہ کے برابر ہو جاتا ہے۔ اور وہ بڑی آسانی کے ساتھ یوروپ اور افریقہ وغیرہ کے مشنوں کو چلا سکتے ہیں بلکہ کچھ روپیہ پھر بھی بچ جاتا ہے۔ جو ربوہ اور قادیان کے لوگوں کی امداد کے لئے وہ بھجوا سکتے ہیں۔ پس دعائیں کرو۔ اور

خدا تعالیٰ پر توکل رکھو

گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر تم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو تو خدا تعالیٰ خود یہ سب کام کر دے گا۔ اور وہ تمہیں اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ

ماکان اللّٰہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب (تذکرہ ص ۲۳۲ و ص ۲۶۴)

یعنی خدا تعالیٰ آپ کو اس وقت تک بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا جب تک کہ وہ نیکی اور بدی میں امتیاز نہ کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا۔ بے شک شیطان جھوٹ بولتا اور وعدہ خلافی کرتا ہے پس تم اس سے دعائیں کرو اور اپنے تعلق کو پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط بناؤ تاکہ وہ تمہاری مدد کے لئے آسمان سے اتر آئے۔ اور تمہاری مشکلات دور ہو جائیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

میں

اپنی صحت کے بارہ میں

بھی دوستوں سے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ یورپ سے واپس آکر کراچی میں پہلے چند دن تو میری طبیعت سفر کی کوفت کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی لیکن پھر وہ کیفیت جاتی رہی اور طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہو گئی۔ یہاں آنے پر میری طبیعت پھر خراب ہونی شروع ہو گئی۔ جس کی وجہ سے خطبہ پڑھنے کے بعد میں بہت تھک جاتا تھا اور طبیعت پر وحشت سی طاری ہو جاتی تھی۔ لیکن اب اس وحشت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے اور تھکان بھی کم محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ پچھلے جمعہ کا خطبہ پڑھنے کے بعد میں نے کافی تھکان محسوس کی تھی۔ لیکن آج وہ کیفیت نہیں گو آج بھی میں تھکا ہوں لیکن پچھلے جمعہ جتنا نہیں اور میرا دماغ

پہلے سے زیادہ طاقت

محسوس کرتا ہے۔ میں نے اسی ڈر کی وجہ سے کہ کہیں طبیعت پر بوجھ نہ پڑے خطبہ بند کر دیا ہے۔ ورنہ اگر میں چاہتا تو دس پندرہ منٹ اور بھی بول سکتا تھا۔ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ

میری صحت کا دارو مدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے

میں یورپ میں تھا تو میں نے زیورچ میں خواب دیکھا کہ ایک اونچی جگہ ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہماری ساری جماعت کھڑی ہے۔ اور اس سے رو رو کر دعائیں کر رہی ہے۔ اور میری طرف اشارہ کر کے کہتی ہے۔ کہ خدایا اس شخص نے تجھے ہمارے اتنا قریب کر دیا تھا کہ

ہم یوں محسوس کرتے تھے

کہ تو آسمان سے اتر کر ہمارے پاس آگیا ہے۔ پھر یہ شخص ہمیں قرآن کریم سناتا اور اس طرح سناتا کہ ہمیں یوں محسوس ہوتا کہ تیری وحی جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ وہ آج ہمارے سامنے نازل ہو رہی ہے۔ پھر یہ شخص ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سناتا اور ہمیں یوں معلوم ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنی زبان سے ہمیں وہ باتیں سنا رہے ہیں۔ لیکن اے خدا ابھی ہمارے تعلقات تیرے ساتھ پختہ نہیں ہوئے۔ اگر یہ شخص مر گیا۔ تو ہم بالکل بے سہارا ہو کر رہ جائیں گے۔ اور ہمارا براہ راست تجھ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے اے خدا ابھی ضرورت ہے کہ اس شخص کو دنیا میں زندہ رکھا جائے۔ تا یہ ہمیں تیرے ساتھ وابستہ رکھے۔ اور تیری باتیں ہمیں سناتا رہے۔ اور ہمیں یوں معلوم ہو کہ وہ باتیں تو خود ہمیں سنا رہا ہے

اس رؤیا میں

جو نظارہ میں نے دیکھا۔ اور جس کرب و اضطراب کے ساتھ میں نے جماعت کے دوستوں کو روتے اور دعائیں کرتے دیکھا۔ اس کی دہشت کی وجہ سے میری طبیعت خراب ہو گئی۔ لیکن چند دن کے بعد پھر سنبھل گئی۔ اس کے بعد میں نے یورپ سے پاکستان تک کا لمبا سفر کیا۔ جس کی وجہ سے طبیعت نے کوفت محسوس کی۔ لیکن کراچی پہونچ کر طبیعت اچھی ہو گئی۔ اس کے بعد یہاں آکر طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ لیکن اب پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت میں ترقی محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن چونکہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دارو مدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ دواؤں سے نہیں بلکہ

دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے

پس میں جماعت کے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ میری صحت کے لئے دعا کریں۔ اگر آپ لوگوں میں سے کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ میرا وجود اسلام اور احمدیت کی ترقی کا موجب ہے۔ اور اس سے انہیں فائدہ پہونچ رہا ہے۔ تو میرا حق ہے کہ وہ میری صحت کے لئے دعا کرے۔ کیونکہ اب وجود جو بیکار اور تھکا ہوا ہو۔ سلسلہ کا کیا کام کر سکتا ہے۔ مثلاً اب میری طبیعت اچھی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی مخالف شدید سے شدید اعتراض بھی اسلام پر کرے تو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں لیکن اگر میری طبیعت اچھی نہ ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ ڈاکٹروں سے جب میں نے اس امر کی شکایت کی۔ تو انہوں نے کہا اس بیماری کی وجہ سے آپ کی حالت ایک بچہ کی سی ہو گئی ہے۔ اب آپ کو نئے سرے سے سب کچھ سیکھنا پڑیگا۔ آپکو بچے کی طرح چلنا بھی سیکھنا پڑیگا۔ بولنا بھی سیکھنا پڑیگا۔ اور لکھنا بھی سیکھنا پڑیگا۔ اور یہ بات ہر ایک انسان ہمت سے ہی سیکھ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہمت دے تو میں یہ تمام باتیں نئے سرے سے سیکھ لوں۔ یورپ میں میں کچھ پڑھنے لگ گیا تھا۔ اور کراچی میں تو اخبار کے دو دو صفحے بھی پڑھ لیتا تھا۔ لیکن اب پھر پڑھنے سے گھبرا جاتا ہوں۔ گو

اتنا فرق ضرور ہے

کہ پہلے جو مجھے گھبراہٹ سی ہوتی تھی۔ وہ اب نہیں ہوتی اور میں تھوڑا کسی قدر کام کر لیتا ہوں۔ لیکن کسی معاملہ پر لمبا غور نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں نے خطبات لکھنے والے محکمہ سے کہا ہے۔ کہ وہ میرے خطبے اپنی ذمہ واری پر شائع کر دیا کریں۔ کیونکہ مسودات پر نظر ثانی کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں جب کچھ طبیعت سنبھل گئی تھی۔ تو میں سمجھتا تھا کہ میں اس دفعہ پہلے سالوں کی طرح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بڑی شان سے تقریر کر سکوں گا۔ لیکن پھر بیماری کی وجہ سے مجھے خیال گذرا کہ شاید میں دس منٹ بھی تقریر نہ کر سکوں۔ اب میری طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ چنانچہ چند دن پیشتر تو میں چند منٹ بھی بولتا تھا تو تھک جاتا تھا لیکن اب گھنٹہ بھر بھی تقریر کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں یہ تغیر دوستوں کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ جماعت جب دعاؤں پر زور دیتی ہے تو میری صحت ترقی کرنے لگ جاتی ہے۔ پس اگر جماعت واقعہ میں یہ سمجھتی ہے کہ میرے وجود سے اسلام اور احمدیت کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے تو وہ

میرے لئے دعائیں کرے

تاکہ خدا تعالیٰ مجھے اس قابل بنا دے کہ میں کام کر سکوں۔ اگر میں کام نہ کر سکوں تو طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ مجھے کام کرنے کی طاقت دے۔ تو یہ دیکھ کر کہ میں سلسلہ کی خدمت کر رہا ہوں۔ اور وہ میری وجہ سے ترقی کر رہا ہے آپ لوگوں کو بھی خوشی محسوس ہوگی۔ اور مجھے بھی خوشی ہوگی کہ مجھے جو سانس آتا ہے وہ اسلام اور احمدیت کی خدمت میں آرہا ہے اور مجھے اور تم کو خدا تعالیٰ کے اور قریب کر رہا ہے۔ اس طرح مجھے بھی راحت نصیب ہوگی۔ اور پھر صرف آج ہی نہیں بلکہ آئندہ بھی اس کی مدد اور نصرت ہمیشہ آتی رہے گی۔ پس

تم اس نکتہ پر غور کرو

جو میں نے بیان کیا ہے۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو۔

علاقہ کے سیلاب زدگان کی امداد اور مریضوں کے علاج

کا کام

جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے بدستور جاری ہے

(از جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ ناظر امور عامہ وخارجہ قادیان)

علاقہ بیٹ کے مصیبت زدگان کی امداد اور مریضوں کے علاج کیلئے موضع پھیروچیچی کا کیمپ تین ہفتہ کی شب و روز خدمت بجا لانے کے بعد مورخہ ۱۹ر نومبر کی شام کامیابی اور خیریت کے ساتھ واپس آچکا ہے۔ لیکن علاقہ بیٹ کے پریشان حال مریض اور ضرورت مند لوگ متواتر اپنے علاج اور کپڑوں وغیرہ کی امداد کیلئے روزانہ قادیان پہنچ رہے ہیں۔ شفاخانہ احمدیہ سے انکی طبی امداد اور جماعت کی طرف سے حسب حالات انہیں پارچات اور نقدی کی صورت میں بھی امداد دی جارہی ہے۔

خاص قادیان میں ہمارے دس خدام نے مکرم مولوی برکت علی صاحب انچارج تعمیرات کی نگرانی میں تین چار روز کی محنت اور ہمت سے محلہ دارالرحمت میں سردار جیون سنگھ صاحب کا رہائشی مکان ریوغالباً مولوی قمرالدین صاحب انسپکٹر تعلیم وتربیت کی ملکیت تھا کی تعمیر مکمل کردی ہے اور ہماری پیشکش کے مطابق قادیان کی کانگریس کی طرف سے بیس کسی اور حقیقی مستحق اور ضرورت مند غیر مسلم کے مکان کی تعمیر کی امداد کیلئے اطلاع دی گئی۔ توہم خوشی سے ایسی خدمت کے کام کو سرانجام دینے کو تیار رہوں گے۔

قادیان کے نواحی دیہات میں طبی امداد

پھیروچیچی کے ریلیف کیمپ کے بعد اب ہم قادیان کے اردگرد کے متاثرہ دیہات میں طبی امداد کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ احمدیہ شفاخانہ کی طرف سے چوہدری غلام ربانی صاحب روزانہ نصف وقت کیلئے قریب کے کسی ایک گاؤں میں جاکر وہاں کے مریضوں کا علاج ہمدردی اور توجہ سے کرتے رہے ہیں اور سینکڑوں ایسے مریض جو اپنی مجبوریوں کے باعث شفاخانہ میں نہیں آسکتے۔ انہیں ان کے گھروں پر طبی امداد پہنچاکر بروقت علاج ہو رہا ہے اب ملک بشیر احمد صاحب ناصر بھی چونکہ کیمپ پھیروچیچی سے واپس آچکے ہیں۔ اس لئے روزانہ باری باری ہمارے ہر دو ڈسپنسر باہر دیہات میں جاکر مریضوں کے علاج کا کام کر رہے ہیں۔ اس انتظام کے ماتحت مورخہ ۲۲ر نومبر تک مندرجہ ذیل بارہ دیہات میں قریباً ایک ہزار مریضوں کا تسلی بخش طور پر علاج کیا جاچکا ہے۔ روزانہ مریضوں کی تعداد ۷۰ سے ۱۰۰ تک کے درمیان ہے تتل والا۔ رجادہ۔ ٹھیکری والا۔ ننت۔ سوکل۔ لیل کلاں۔ بوڑھ۔ کاہلواں۔ بسراواں رام پورہ۔ کوٹلہ۔ کاظم پورہ۔

طبی امداد کے علاوہ ان دیہات سے بھی کئی افراد ضروریات زندگی کی امداد کے لئے قادیان آچکے ہیں۔ اور باوجود اپنی مالی مشکلات اور ضروریات کے ہم ایسے آنے والوں کو مایوس واپس نہیں بھیج رہے بلکہ اپنی توفیق اور بساط کے مطابق ہر آنے والے کی کچھ نہ کچھ امداد کردی جاتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ قریب کے دیہاتوں میں سے رام پورہ۔ رجادہ۔ کاظم پورہ سیلاب سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ طبی امداد کے موجودہ پروگرام کے مطابق ہمارا ارادہ ہے کہ اس ماہ کے آخر تک نہ صرف اردگرد کے تمام دیہات میں ہم ایک دفعہ ہو آئیں بلکہ اپنے اخلاقی اور انسانی فرض ادا کرسکیں۔ بلکہ زیادہ متاثرہ دیہات میں دوبارہ جاکر بیماروں اور بے سہارا بھائیوں کی بھی ہم خدمت کرسکیں۔

شکریۂ احباب

ہماری پبلک سیوا کے کاموں کی اطلاع سے بعض سرکاری افسران نے ہمارے کام کی سراہنا کی ہے ہم ان کی حوصلہ افزائی اور شکریہ کے لئے ان کے ممنون ہیں اس سلسلہ میں پنجاب کے وزیر ترقیات جناب سردار پرتاپ سنگھ صاحب کیروں پبلک ورکس منسٹر جناب سردار گورنجن سنگھ صاحب باجوہ اور آنریبل سردار اجل سنگھ صاحب وزیر مال کی طرف سے آمدہ چٹھیوں کا ترجمہ اسی پرچہ میں شائع کیا جارہا ہے۔

ہماری دلی دعا

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور انہیں قبول فرمائے سیلاب سے تباہ حال اور مصیبت زدہ بھائیوں کو خود اپنی مشکلات پر قابو پانے کے لئے ہمت اور طاقت عطا فرمائے۔ بے آسرا اور پریشان افراد کے قلوب کو نور اعتمادی کی دولت سے مالا مال کرے۔ ان میں اپنے مصائب کو دور کرنے کے لئے ایک نیا ارادہ اور عزم پیدا کردے۔ جو ان کی شکستہ حالی کو خوشحالی اور مسرت میں تبدیل کردے۔ آمین۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی ترقی کیلئے دنیاوی ذرائع کے استعمال کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق کی اصلاح اور تربیت کا کام شروع...

حیاتِ احمدؑ۔ حیاتِ قدسی۔ حیاتِ حسن۔ حیات بقاپوری۔ قرآن کریم مترجم ومعرّا۔ تفاسیر تحقیقاتی رپورٹ و دیگر کتب سلسلہ ملنے کا پتہ:—

عبدالعظیم تاجر کتب قادیان!

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ دسمبر ۱۹۵۵ء میں ختم ہے!

اخبار کا چندہ سالانہ چھ روپے ہے جو ہر حال پیشگی آنا چاہیئے۔ جن دوستوں کا چندہ بروقت وصول نہیں ہوتا ان کا اخبار بند کردیا جاتا ہے۔ (مینجر)

- ۱۰۰۴ مکرم محمد شفیع صاحب کانپور ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۵ء
- ۱۰۴۶ " شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ۲۸ر "
- ۱۲۸۱ " محمد تقی صاحب لاہور ۲۸ر "
- ۱۰۷۸ " شیخ محمود احمد صاحب شاہجہانپور ۲۸ر "
- ۱۱۴۷ " چوہدری عبدالرحیم صاحب میانوالی ۲۸ر "
- ۱۱۴۸ " سید محی الدین صاحب وکیل آشیانہ رانچی ۲۸ر "
- ۱۱۶۵ " میجر حبیب اللہ صاحب جہلم ۲۸ر "
- ۱۱۶۶ " مرزا محمد شریف بیگ صاحب پتوکی لاہور ۲۸ر "
- ۱۱۶۹ " شیخ عبدالرشید صاحب فرباشکارپور سندھ ۲۸ر "
- ۱۲۷۵ " امام حسین صاحب منڈگڑھ ۲۸ر "
- ۱۲۸۵ " منشی سلطان احمد صاحب نبادقپو رسندھ ۲۸ر "
- ۱۲۴۳ " محمد تقی صاحب رگول ۲۸ر "
- ۱۲۱۱ " محمد عثمان صاحب سورب شموگہ ۲۸ر "
- ۱۱۱۲ " محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرڈاپلی ۷ر "
- ۱۱۰۱ " میر احمد صادق صاحب ایم۔اے حیدرآباد دکن ۷ر "
- ۱۲۱۷ " محمد بشیرالدین صاحب مدرس حیدرآباد دکن ۱۴ر "
- ۱۱۰۶ " ڈاکٹر محمد سعید صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس جے پور ۱۴ر "
- ۱۱۳۶ " محمد نعیم صاحب مونگھیر ۱۴ر "
- ۱۱۱۶ " انور احمد صاحب ملک منیجر ایرپورٹ لاہور ۲۸ر "
- ۱۱۲۶ " مسٹر اے آر۔ابیگاڈی (افریقہ) ۲۸ر "
- ۱۱۸۴ " خان عبدالرحمٰن خان صاحب مالیر کوٹلہ ۲۸ر "
- ۱۲۲۶ " میجر عبدالحمید صاحب مالیر کوٹلہ ۲۸ر "
- ۱۲۲۳ " جی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم بنگلور ۱۴ر "
- ۱۲۴۸ " مسعود لیدر کمپنی کلکتہ ۲۸ر "
- ۱۰۹۵ مکرم شفیق احمد صاحب بریلی ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۵ء
- ۱۱۷۴ " ایم۔ایس بھٹی نیروبی (افریقہ) ۱۴ر "
- ۱۱۸۶ " حکیم محمدالدین صاحب مشنری انچارج حیدرآباد دکن ۲۸ر "
- ۱۳۲۲ " حافظ عبدالمنان صاحب کلکتہ ۱۴ر "
- ۱۳۲۳ " عبدالاحد صاحب کوئٹہ ۱۴ر "
- ۱۳۲۵ " عبدالحی صاحب مظفرپور ۲۸ر "
- ۱۳۲۶ " محمد عزیز صاحب ملاتی تیاپور ۲۸ر "
- ۱۳۲۷ " محمد عبدالسلام صاحب مخدوم پورہ حیدرآباد دکن ۲۸ر "
- ۱۳۲۸ " عبدالغنی صاحب مینتہ کنٹہ ۲۸ر "
- ۱۳۲۹ " محمد معین الدین صاحب گوبگی حیدرآباد دکن ۲۸ر "
- ۱۳۳۰ " شیخ علی صاحب خیاط ظہیرآباد ۲۸ر "
- ۱۳۳۱ " مولوی منظور احمد صاحب سکرا ۲۸ر "
- ۱۳۳۲ " ایم احمد صاحب بینگاڈی ۲۸ر "
- ۱۳۳۳ جماعت احمدیہ انبیٹہ ۲۸ر "
- ۱۴۰۱ " سید محمد شاہ صاحب سیفی بیچ بہاڑہ کشمیر ۲۸ر "
- ۱۴۰۴ " محمد سلیمان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور ۲۸ر "
- ۱۱۱۰ " بابو محمد یوسف صاحب جموں ۲۸ر "
- ۱۳۳۴ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرناگاپلی ۲۸ر "
- ۱۱۸۲ " ایم عبدالقادر صاحب کوٹار ۲۸ر "
- ۱۳۲۸ " مرزا نذیر حسین صاحب لاہور ۲۸ر "
- ۱۴۲۱ " محمد شفیع صاحب ٹھکرال ۵۸ چاہ مسجد نمبردار ۲۸ر "
- ۱۱۹ " ایس۔ایم موسیٰ صاحب کوڈ ۲۸ر "

ضرورت

نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک میٹرک یا مولوی فاضل پاس کارکن کی ضرورت ہے۔ مرکز کی برکات سے مستفیض ہونے والے اور قادیان میں رہائش کے خواہشمند احباب کیلئے یہ نادر موقعہ ہے۔ درخواست کنندہ مخلص احمدی نوجوان اور صحت مند ہو۔ سابقہ دفتری تجربہ رکھنے والے دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں مقامی امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ ۵ر دسمبر تک نظارت امور عامہ میں پہونچ جانی چاہئیں۔ صدر انجمن کے قواعد کے مطابق محررین کو ۸۰-۳-۵۰ کا گریڈ اور ۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ سورب (سُلہ حنہ S) علاقہ میسور کے انتخاب کی منظوری مندرجہ ذیل تفصیل سے دی گئی ہے:—

۱۔ پریذیڈنٹ۔ محمد عثمان صاحب۔

۲۔ سیکرٹری۔ عبدالرحمٰن صاحب المعروف بابا۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

نئی دہلی ۔ ۱۸ نومبر ۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن اور کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری کروشچیف دورہ خیر سگالی پر آئے ہیں ۔ ان کا شاہانہ استقبال کیا گیا ۔ پنڈت نہرو نے کہا ۔ کہ ان کا دورہ بھارت کی تاریخ کا اہم واقع ہے ۔ مارشل موصوف نے اعلان کیا کہ روس بھارت کو صنعتی ترقی ، بجلی اور ایٹم طاقت کے منصوبوں میں مدد دینے کو تیار ہے ۔

نئی دہلی ۔ ۱۹ نومبر ۔ روسی رہنماؤں نے گاندھی جی کی سمادھی پر پھول چڑھائے ۔ جامع مسجد ۔ قطب مینار ۔ لال قلعہ اور کئی دیگر عمارتیں دیکھیں ۔ مسٹر کروشچیف نے ان بادشاہوں اور حکمرانوں کو خراج تحسین ادا کیا جنہوں نے یہ عمارتیں تعمیر کی تھیں ۔ اور پھر ان عوام کو مبارکباد دی ۔ جنہوں نے بادشاہوں کی حکومت الٹا کر جمہوریت قائم کی ۔ اور پھر اس امر پر حیرت کا اظہار کیا کہ اس قدر بلند اور بڑی عمارتیں بغیر جدید مشینری کے تیار کی گئیں ۔ ہر جگہ لوگوں نے ان کا پرجوش سواگت کیا ۔

آگرہ ۔ ۲۰ نومبر ۔ ہوائی اڈہ سے لال قلعہ تک روسی مہمانوں کی خوش آمدید کے لئے دو لاکھ سے زیادہ اشخاص موجود تھے ۔ مسٹر کروشچیف نے اعلان کیا کہ بھارت اور روس صرف دکھ کے ساتھی ہی نہیں ۔ بلکہ دوستی مصیبتوں کے وقت بھی قائم رہے گی ۔ مارشل بلگانن نے تقریر میں کہا کہ ہمارے خیر مقدم سے ظاہر ہے کہ بھارتی عوام روسی عوام سے پیار کرتے ہیں ۔ روس اور بھارت کی دوستی کا انحصار پنچ شیلا پر ہے ۔

سری نگر ۔ ۲۰ نومبر ۔ کشمیر کے رائے شماری فرنٹ کے صدر اور شیخ عبداللہ کے دست راست مرزا افضل بیگ کو احتیاطی نظر بندی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ۔ ان پر کچھ اس قسم کی کارروائیاں کرنے کا الزام ہے ۔ جن سے کہ ریاست کے امن اور سلامتی کو خطرہ پیدا ہونے کا احتمال تھا ۔ مرزا موصوف کو شیخ صاحب کے ساتھ گرفتار کرنے کے بعد گذشتہ نومبر میں رہا کر دیا گیا تھا ۔ شیخ عبداللہ کے داماد ، اور پانچ دیگر نظربندوں کو رہا کر دیا گیا ہے ۔

نئی دہلی ۔ ۲۱ نومبر ۔ مارشل بلگانن نے بھارت پارلیمنٹ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت اور روس عالمی جنگ کو روکنے اور قیام امن کے لئے سرگرم ہیں ۔ اور بھارت اور روس کی منزل مقصود ایک ہے ۔ اور دونوں ملکوں میں ریسرچ ، سائنس اور اقتصادی میدانوں میں تعاون کے امکانات بڑھ گئے ہیں ۔ مسٹر کروشچیف نے سکاؤٹوں اور گرل گائیڈز کی ریلی میں کہا کہ بھارت کا پہلا پانچ سالہ پلان کامیاب رہا ہے اور نہرو جی کی راہنمائی میں بھارت روز بروز ترقی کر رہا ہے ۔ اور روس بھارت دوستی لازوال ہے ۔ راشٹرپتی بھون میں مارشل موصوف نے کہا کہ روس بھارت اور تمام پر امن ممالک کے معاملہ میں "پنچ شیلا" کی پرزور حمایت کرے گا ۔ ایشیا کے تین عظیم ممالک (بھارت ۔ روس ۔ اور چین) کے تعلقات گہری دوستی اور "جیو اور جینے دو" کے مضبوط اصولوں پر قائم ہیں ۔

نئی دہلی ۔ ۲۱ نومبر ۔ صدر جمہوریہ بھارت ڈاکٹر راجندر پرشاد نے صدر جمہوریہ روس کی دعوت قبول کر لی ہے ۔ اور مئی یا جون میں روس کے دورہ پر جانے کا ارادہ ہے ۔

نئی دہلی ۔ ۲۱ نومبر ۔ بھاکرا ڈیم کو حالیہ سیلاب میں دس لاکھ روپیہ کا نقصان پہنچا ہے ۔

کلکتہ ۔ ۲۲ نومبر ۔ مسٹر کروشچیف نے کہا کہ جس ملک کو بھارت روس کی دوستی پر شک ہے وہ میدان میں آجائے ۔ بنگال اور بھارت میں روسی رہنماؤں کا ایک لاکھ اشخاص نے شاندار سواگت کیا

نئی دہلی ۔ ۲۲ نومبر ۔ مسٹر کروشچیف نے کہا کہ روس کسی ملک پر کمیونزم ٹھونسنا نہیں چاہتا اور بھارت اور روس میں دوستی اٹوٹ ہے ۔ مارشل بلگانن نے کہا کہ طاقت کے ذریعہ جھگڑے نپٹانے کے حامی بھی جلد پنچ شیلا کو تسلیم کر لیں گے ۔ بھارت ۔ روس اور چین کی کوششوں سے کوریا اور ہند چینی میں جنگ بند ہوئی ۔ نائب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر رادھا کرشنن نے روسی رہنماؤں کا سواگت کرتے ہوئے کہا کہ ہم امن کے کاز میں روس کا ساتھ دیں گے ۔

جالندھر ۔ ۲۱ نومبر ۔ حالیہ بارشوں اور سیلاب سے چونکہ جائیدادوں کو نقصان پہنچا ہے ۔ اس لئے ان کی جائیدادوں کی سرکاری مالیت میں سیلاب زدہ علاقوں میں تیس فی صدی کمی کر دی جائے گی ۔ دس ہزار سے کم مالیت کی نکاسی جائیدادوں کی مستقل الاٹمنٹ کا کام جلد شروع ہونے والا ہے ۔ اور تین چار مہینوں میں اس کام کو مکمل کر دیا جائے گا ۔

نئی دہلی ۔ ۲۱ نومبر ۔ وزیر داخلہ پنڈت پنت نے اعلان کیا ہے کہ نئے صوبے یکم اکتوبر کو قائم ہو جائیں گے انتخابات ملتوی نہیں ہونگے اور حد بندی کمشن کی رپورٹ پارلیمنٹ کے اس سیشن میں پیش ہو جائے گی

سیلاب زدوں کی امداد (بقیہ صفحہ ۔۔)

کیلئے بھی کوشاں رہیں ۔ اور اپنی سابقہ غلطیوں اور کوتاہیوں پر نادم ہو کر اپنے خالق و مالک اور معبود حقیقی کو راضی کرنے کی طرف متوجہ ہوں تاکہ اسکے قہر اور غضب کی بجائے ہم اس کی رحمت کو جذب کرنے کے قابل بن سکیں ۔

اس امر کی بھی ضرورت ہے ۔ کہ ہم ایک دوسرے سے نفرت کرنے اور کینہ رکھنے کے جذبات کو چھوڑ کر محبت اور پیار میں ترقی کریں ۔ تنگ نظری ۔ ظلم اور حرص و ہوا کے راستہ کو خیر باد کہہ کر باہمی ہمدردی ۔ مہر و وفا اور خدا ترسی کی راہ کو اختیار کریں ۔ تاکہ ہمارا خدا جو رب العالمین ہے ۔ اور ہم سب کا واحد خدا ہے ۔ ہماری تکلیفوں اور دکھوں کے زمانہ کو راحت و آرام اور خوش حالی میں بدل دے ۔ آمین

— : —

مصیبت زدگان سیلاب کی امداد

کے متعلق

جماعت احمدیہ قادیان کی مساعی کا اعتراف اور شکریہ

جماعت کے ریلیف کیمپ کی سرگرمیوں کے متعلق ، بدر کی گذشتہ اشاعتوں میں بعض شکریہ کے پیغامات شائع ہو چکے ہیں ۔ ذیل میں مزید چار ایسی چٹھیاں شائع کی جا رہی ہیں ۔ ہم تمام سرکاری افسران اور ان پبلک لیڈروں کے ممنون ہیں جنہوں نے شکریہ کے پیغامات سے ہماری حوصلہ افزائی کی ہے

۲۴/۱۱/۵۵ خاکسار حمید عاجز ناظر امور عامہ

چٹھی جناب سردار پرتاپ سنگھ صاحب کیروں وزیر ترقیات حکومت پنجاب مورخہ ۷ نومبر

محترمی شری حمید عاجز صاحب

آپکی چٹھی مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء بنام ڈپٹی صاحب گورداسپور کی نقل جو آپ نے مجھے بھجوائی مجھے موصول ہوئی ہیں اسکے لئے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ مجھے اسبات کے علم سے خوشی ہوئی ہے ۔ کہ آپ کی جماعت نے علاقہ کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ریلیف کیمپ ۔ کھول کر مفاد عامہ کا ایک عملی کام کیا ہے

آپ کا مخلص دستخط سردار پرتاپ سنگھ صاحب کیروں

چٹھی وزارت مال پنجاب کیمپ فیروزپور مورخہ ۱۵ نومبر

محترمی حمید عاجز صاحب

آپکی ارسال کردہ چٹھی مورخہ ۱۲ نومبر جس کے ہمراہ آپ نے ۱۱ نومبر کی چٹھی بنام ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی نقل ارسال فرمائی ہے ۔ موصول ہوئی جس کیلئے میں آپکا شکر گذار ہوں مجھے اسبات کی خوشی ہے ۔ کہ جماعت احمدیہ کے ریلیف کیمپ نے سیلاب زدہ لوگوں کو ریلیف پہنچانے کیلئے بہت عمدہ خدمات سرانجام دی ہیں ۔

دستخط سردار اجل سنگھ صاحب وزیر مال ۔

چٹھی جنرل سیکرٹری پنجاب کانگریس کمیٹی جالندھر ۔ مورخہ ۲۲ نومبر بنام امور عامہ

پیارے ساتھی ——— ہمیں آپکی چٹھی ۱۲ نومبر دیگر متعلقہ کاغذات کے ساتھ ملی ۔ ہم شکریہ کے ساتھ اسکے مضمون سے آگاہ ہوئے ہیں ۔ ہمارے نزدیک سیلاب زدہ علاقہ میں آپکی ریلیف کی قیمتی خدمات قدر اور تعریف کے قابل ہیں ۔

آپکا مخلص ساتھی ۔

چٹھی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب پبلک ورکس منسٹر چنڈی گڑھ ۔ مورخہ ۱۸ نومبر بنام اے حمید عاجز ناظر امور عامہ قادیان

مکرمی محترمی ۔ مجھے جناب منسٹر صاحب کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ میں آپ کی چٹھی مورخہ ۱۲ نومبر کی وصول کا شکریہ ادا کروں ۔ جس میں آپ نے سیلاب زدہ علاقہ میں احمدیہ جماعت کی طرف سے ریلیف کیمپ کے انتظام کی اطلاع دی ہے ۔ جناب منسٹر صاحب نے جماعت کے اس قابل قدر خدمت کے کام کی تعریف فرماتے ہوئے مجھے ہدایت دی ہے ۔ کہ آپ کو شکریہ کا پیغام پہونچا دوں ۔

دستخط (شری) سرناگت سنگھ صاحب

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج
بمع ایک لاکھ روپیہ کے انعامات
اردو انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد ۔ دکن